

## 45435- قادری صوفی سلسلے کی حقیقت

سوال

سوال: کیا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ جنہیں قادری صوفی سلسلے کا بانی سمجھا جاتا ہے، انکا کوئی قصیدہ ہے؟ اور آپکی اس قصیدے کے بارے میں کیا رائے ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اہل السنہ کے علمائے کرام میں سے ہیں، آپ رحمہ اللہ اتباع سنت پر کاربند تھے، آپکا بدعتی اعمال سے کوئی سروکار نہیں تھا، آپ سلف صالحین کے منہج پر قائم تھے، آپکی تالیفات اتباع سلف کی ترغیب دیتی ہیں، آپ نے اپنے چاہنے والوں کو اسی بات کی نصیحت کی، آپ رحمہ اللہ دین میں بدعات لمباد کرنے سے روکا کرتے تھے، اور اعلانیہ طور پر اہل کلام یعنی اشاعرہ وغیرہ کی کھل کر مخالفت کرتے تھے۔

آپکی تالیفات میں کچھ غلطیاں، لغزش قلم، اور بدعتی چیزیں بھی پائی گئی ہیں جو کہ آپ کی منزلت و شان کے عظیم سمندر میں نہ ہونے کے برابر ہیں، ان لغزشوں اور غلط چیزوں کے بارے میں تفصیلی طور پر جاننے کیلئے آپ رجوع کریں:

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی وآراؤہ الاعتقادینہ والصفویۃ) از ڈاکٹر: سعید بن مسفر قحطانی: 440-476۔

مزید کیلئے سوال نمبر: (12932) کی طرف رجوع کریں۔

دوم:

شیخ عبدالقادر جیلانی کے ماننے والوں نے آپکی جانب بہت سی باتیں جھوٹی منسوب کی ہیں، اور آپکی طرف ایسی باتوں کی نسبت کی ہے جن کا آپ سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے، بلکہ ایسی اشیاء عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی سیرت اور دعوت سے سراسر متضاد ہیں، کیونکہ آپکی دعوت سلف صالحین کی اتباع اور بدعات سے اجتناب پر مشتمل تھی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے مجموع الفتاوی: (27/127) میں ان چند جھوٹوں میں سے کچھ کا تذکرہ کیا ہے، آپ کہتے ہیں:

”بلاشبہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے ایسی کوئی بات نہیں کی، اور نہ ہی ایسے کام کرنے کا حکم دیا، اور جو شخص بھی عبدالقادر جیلانی سے منسوب کرتے ہوئے ایسی بات کرتا ہے، وہ جھوٹا شخص ہے“ انتہی

انہیں جھوٹ کے پلندوں میں سے آپکی طرف منسوب ایک قصیدہ بھی ہے، جس کے بارے میں بڑے ہی وثوق اور یقین کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ ایسے قصیدے سے بالکل بری الذمہ ہیں۔

اسی قصیدے کے بارے میں داتسی فتویٰ کمیٹی سے پوچھا گیا تو انہوں نے اس کا جواب کچھ یوں دیا:

”اس قصیدے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کہنے والا جاہل ہے جو اپنے آپ کے لئے کفر اور گمراہی کے دعوے کرتا ہے، اس کا دعویٰ ہے کہ تمام عالموں کا علم اسی کے علم سے حاصل شدہ ہے، اور بندوں کے معاملات وہی ہیں جو اس نے فرض کیے یا مسنون قرار دیے ہیں، اگر رسول کے ساتھ عہد نہ کیا گیا ہوتا تو وہ جہنم کو بند کر دیتا، اور وہ اپنے وفادار مریدوں کی

مدد کرتا ہے، انہیں دنیا و آخرت میں مصیبت سے نجات اور حیات دیتا ہے، خوف سے محفوظ رکھتا ہے اور قیامت کے دن نامہ اعمال کے تولنے کے وقت بھی ان کے ساتھ ہوگا۔  
تو یہ تمام دعوے جھوٹے ہیں، یہ کسی ایسے شخص سے ہی صادر ہو سکتے ہیں، جو اپنی اوقات سے آشنا نہیں، بلاشبہ کامل علم صرف اللہ کے پاس ہے اور آخرت کے امور کی کنجی صرف اللہ  
وحدہ لا شریک کے ہاتھ میں ہے، کسی فرشتے، نبی، رسول اور کسی نیک بندے کے اختیار میں نہیں ہے، اور اللہ نے اپنی مخلوق میں سب سے افضل رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی امت کو اللہ کا  
یہ فرمان سنادیں :

(قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَفْسًا لَفَعًا وَلَا رَشْرًا وَلَا يَأْتِي اللَّهَ كُفْرًا وَلَا يَكْفُرُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ إِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ خَفِيٌّ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَانَ كَمَا يَكْفُرُ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَهُوَ فِي عَذَابٍ مُّهِينٍ) (قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَفَىٰ بِالْإِنْسَانِ نُجُورًا) (قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَفَىٰ بِالْإِنْسَانِ نُجُورًا) (قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَفَىٰ بِالْإِنْسَانِ نُجُورًا)

ترجمہ: آپ کہہ دیں: میں اپنی جان کیلئے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں، صرف اتنا ہی مالک ہوں جتنا اللہ چاہے، اور اگر میرے پاس غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سی بھلائی سمیٹ لیتا،  
اور مجھے کوئی نقصان نہ پہنچتا، میں تو بس ایمان لانے والی قوم کو ڈرانے اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ [الأعراف: 188]

اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے :

(قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مَنًّا وَلَا رَشَدًا ۚ قُلْ إِنِّي لَنْ يُغَيِّرَ مِنِّي مِنَ اللَّهِ أَحَدًا ۚ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا)

ترجمہ: کہو کہ: میں تمہارے لئے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں [21] کہو کہ: مجھے اللہ سے کوئی نہیں چھڑا سکتا، اور مجھے اس کے علاوہ کوئی جانے پناہ نہیں ملے گی۔ [الحج: 21-22]

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب سے قریبی اشخاص، آپ کی صلہ رحمی اور نیکی کے سب سے زیادہ حقدار لوگوں سے یہ کہا کہ: اللہ پر ایمان لا کر اور شریعت پر عمل کر کے اپنے  
آپ کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ، اور انہیں بتایا کہ اللہ کے معاملے میں ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے، اسی طرح یہ بھی انہیں واضح کر دیا کہ: قیامت کے دن آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ  
[علیہم السلام] سب کہہ رہے ہوں گے: نفسی، نفسی [یعنی: میں بچ جاؤں، میں بچ جاؤں] تو فرقہ قادری کے شیخ یا مخلوق میں سے کسی اور کے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے عہد کے پاس  
دار مریدوں کو نجات دلائیں اور ان کی حفاظت کریں!! اور روز قیامت اعمال نامہ کے وزن کے وقت ان کے ساتھ مدد کے لئے حاضر رہے!! اور یہ کیسے ممکن ہے کہ اپنی کبریائی سے جہنم  
کے دروازوں کو بند کر دے، بے شک یہ رب کی شریعت پر بہت بڑا الزام، بہتان تراشی اور واضح کفر ہے۔

اور اس قصیدے کے کہنے والے نے اس درجہ غلو کیا کہ عقل و شعور اور شریعت کی حد سے بھی تجاوز کر گیا، اور یہ دعویٰ کر بیٹھا کہ وہ پیدا ہونے سے پہلے محمد کے نور کیساتھ تھا، اور وہ قاب  
قوسین کے وقت ان کے ساتھ تھا، یعنی جبریل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، اور وہ نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی کشتی میں تھا، اور اپنی قوت و طاقت سے طوفان کے وقت حاضر  
تھا، اور ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا اس وقت ان کے ساتھ بھی تھا، اسی کی دعا سے آگ ٹھنڈی ہوئی، اور وہ حضرت اسماعیل کے ساتھ تھا، اور بے شک دنبہ اسی کے کہنے  
پر اتارا گیا، اور وہ یعقوب کے ساتھ تھا جب ان کی بیٹائی جاتی رہی، اور بے شک اسی کے لعاب سے ان کی بیٹائی واپس آئی، اور اسی نے اور بس علیہ السلام کو جنت الفردوس میں بٹھایا، اور  
جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے مناجات کی تو یہ اٹکے پاس بھی تھا، بلکہ موسیٰ علیہ السلام کی لٹھی اسی کی لٹھی سے بنائی گئی تھی، اور یقیناً عیسیٰ علیہ السلام کے چنچھوڑے میں وہی  
تھا، اور اسی نے داؤد علیہ السلام کو خوبصورت آواز سے نوازا!!

بلکہ اس نے اس سے بھی زیادہ گستاخ و نادعویٰ کیا: اس نے اپنے قصیدہ کے مندرجہ ذیل تین شعروں میں دعویٰ کیا کہ وہ خود ہی اللہ ہے :

أَنَا الْوَاحِدُ الْفَرْدُ الْكَلْبِيُّ بِآيَةٍ \*\*\* أَنَا الْوَاحِدُ الْفَرْدُ الْكَلْبِيُّ بِآيَةٍ \*\*\* أَنَا الْوَاحِدُ الْفَرْدُ الْكَلْبِيُّ بِآيَةٍ \*\*\*

ترجمہ: ”میں ہی ذاتی طور پر عظیم بیٹا شخص ہوں، میں ہی حامد و مدوح ہوں، میں ہی شیخ الطریق ہوں !!“

اللہ کی ذات اس سے بہت بلند و بالا ہے۔ اللہ کی پناہ۔ اس سے بڑھ کر اور کونسا کفر ہوگا!؟

سائل سے گزارش ہے کہ مذکورہ بالا تفصیل کے بعد آپ کو ان کے متعلق مزید خرافات سننے کی چنداں ضرورت نہیں ہے، اس قصیدے کے بارے میں جاننے کے بعد آپ کو قادری سلسلے کی تاریخ، سوانح اور دیگر معلومات تلاش کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس قصیدے میں بہتان بازی، کفر اور انتہائی گھٹیا گفتگو کی گئی ہے، چنانچہ آپ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلف صالحین، صحابہ کرام، تابعین عظام کے فہم کے مطابق سمجھو۔

اور ہمارا شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے میں یہ عقیدہ ہے جن کی جانب یہ سلسلہ منسوب کیا جاتا ہے کہ وہ اس قصیدے سے ایسے ہی بری ہیں جیسے کہ یعقوب کے بیٹے کے خون سے بھیڑیا بری الذمہ تھا، اسی طرح ان کے ماننے والوں کی جانب سے بہت سے جھوٹ اور ایسی باتیں ان کی طرف کی جاتی ہیں جن کا ان سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے ”

واللہ اعلم۔